© rasailojaraid.com

مدیر کے نام

پروفیسر عبدالحق ' اسلام آباد

سید اسعد گیلانی مرحوم کا ''ایک مکتوب' دوست کے نام'' (دسمبر ۲۰۰۴ء) انتہائی موثر' ایمان افروز اور تحریکیت سے بھرپور ایک شاہکار مضمون تھا۔ میں نے دو بار پڑھا جیسے یہ نامہ میرے ہی نام تھا۔ مضمون کا ایک پیرا ہماری موجودہ صورت حال پر کس قدر لفظ بہ لفظ منطبق ہوتا ہے۔ قوسین کے تصرف کے ساتھ:

دشمنِ حق (بش) نے آخر تم ہی کو نرم چارہ سمجھ کر' کیوں مقصدِ حیات سے ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ پھر وہ اتنا جری کیوں ہو گیا ہے کہ علی الاعلان (ایک فون کے ذریعے) تمھیں احساسِ شکست دلا رہا ہے کہ میں نے تم (عالمِ اسلام) پر قابو پالیا ہے۔ یہ تو بڑی شرم کی بات ہے بلکہ یہ بات حمیتِ مومن کے خلاف اور اُس کی مردانگی (کمانڈو صفت) کو کھلا کھلا چیلنج ہے۔ اُس (بش) نے اگر تمھیں یہ احساس دلایا ہے کہ وہ تم پر قابو پا گیا ہے تو تم بھی اُسے خم ٹھونک کر جواب دو کہ بندۂ مومن کو مفتوح کرنا کوئی کھیل نہیں ہے۔ فرعون و نمرود بھی جس مومن کی سطوت سے پناہ مانگیں اُس پر چند اندیشہ ہاے دُور دراز کا جال پھیلا کر قابو پانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ (ص ۵۲)

خبیب انس ' کراچی

سید مودودیؒ کی ۵۰' ۶۰ سال پہلے کی تحریریں آج بھی بالکل حسب حال محسوس ہوتی ہیں۔ صدی نئی آ گئی ہے لیکن غالباً ابھی دور تبدیل نہیں ہوا ہے۔ انھوں نے کیا خوب کہا ہے' شیر کا منصب ادا کرنے کے لیے بس شیر کا دل درکار ہے۔ وہ شیر نہیں جو بکریوں کی کثرت تعداد یا بھیڑیوں کی چیرہ دستی دیکھ کر اپنی شیریّت بھول جائے۔ (دسمبر ۲۰۰۴ء)

پروفیسر الطاف طاہر اعوان ' سرگودھا

مغرب میں آزادی رائے کے دعوے دار کیا کسی مسلمان ملک میں عیسائیت اور انجیل کی کسی فلمی اداکارہ کی طرف سے اس طرح توہین برداشت کریں گے جس طرح فلم Submission میں اسلام' قرآن مجید' اسلام کے عائلی نظام اور پردہ کی کی گئی ہے۔ اُلٹا الزام بھی ہم پر ہے۔ (مسلمان عورت پر اشتعال انگیز فلم' دسمبر ۲۰۰۴ء)

© rasailojaraid.com